

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سلسلہ دعوت نمبر 15

لَا يَمْسُئُهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

اس کو غیر اللہ سے پاک ذہنوں کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۝

اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں۔ پس یقیناً وہی اللہ کا انکار کرنے والے ہیں۔ 5/44

الشَّفَاعَةُ

قرآن کی روشنی میں

☆ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ☆

نظریہ کی بنیاد اقرار اور انکار کے سوا کوئی درمیانی راہ نہیں ہے۔ یہ اقرار اور انکار صرف زبان سے نہیں دل کی گہرائیوں تک اُترنے والا ہوتا ہے جس کے خلاف عمل کرنا نظریاتی آدمی کے لئے موت سے بدتر ہوتا ہے۔ مسلمان کے لئے قرآن حکیم کے دیئے ہوئے نظریات حرفِ آخر ہیں۔ نظریات کے لئے ہماری بنیاد قرآن ہے۔ اگر قرآن سے ہٹ کر نظریات اپنائے جائیں تو ایمان و یقین کی بنیادیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں اور قومیں شرک کے مرض میں ایسی مبتلا ہوتیں ہیں کہ ایمانِ خالص کا نام کفر و شرک اور کفر و شرک ایمانِ خالص بن جاتا ہے۔ شفاعت ایک نظریاتی مسئلہ ہے لہذا قرآن سے باہر اس کی کوئی تشریح نہیں ہے۔ پہلی قوموں نے بھی گناہوں کے بوجھ صرف اس لئے اٹھائے کہ وہ خوش فہمی میں مبتلا تھے۔ شفاعت کا غلط نظریہ کہ ہمارے بزرگ ہماری شفاعت کروائیں گے اور گناہ میں اتنی دیر ہوئیں کہ نبیوں تک کی بات کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ موجودہ دور میں بھی یہی ہو رہا ہے۔ زبانِ نبی سے قرآن ہم کو سنایا گیا ہے لیکن اس کا اثر ہی نہیں ہو رہا یہی وجہ ہے کہ رب العالمین نے بڑے واضح الفاظ میں فرما دیا ہے۔ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِيمِ ﴿۱۹﴾ یقیناً ہم نے تجھے حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے (نہ مجھے دکھانے والا اور نہ شفیق) اور تجھ سے دوزخیوں کے بارے نہیں پوچھا جائے گا۔ 2/119 وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِیْظًا وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۲۰﴾ نہ ہم نے تجھے اُن پر نگران بنایا ہے۔ اور نہ ہی تُو اُن کے بارے وکیل ہے۔ 6/107 جَزَاءُۢ مَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۲۱﴾ یہ جہنم سزا ہے اس بُرے کام کی جو وہ کرتے ہیں۔ 9/82 فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِۢ اَعْیُنٍ جَزَاءُۢ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ پس کوئی نفس نہیں جانتا کہ اُن کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا کیا سامان چھپا رکھا ہے۔ یہ بدلہ ہے اُس کا جو وہ عمل کرتے تھے۔ 17 (77/42, 56/21, 52/22, 43/71, 41/31, 21/102, 50/35) اس قسم کی بہت سی آیات ہیں جن کا مقصد شفاعت کی نفی ہے لیکن شفاعت کے شیدائی تو اعمال کے بغیر ہی اپنے بزرگوں کی شفاعت کے بل بوتے پر جنت کا ٹکٹ لئے بیٹھے ہیں اور پھر یہ نظریہ بن چکا ہے۔ کہ ایمان و عمل کے ساتھ بھی اگر شفاعت کا نظریہ نہ ہوا تو نجات نہیں ملے گی۔ اس لئے یہ نظریہ، عمل سے بے زار ہر قوم کے مذہب کی بنیاد بن گیا ہے۔ لہذا تمام بنی نوع انسان اور خصوصاً اسلام کے نام لیوا افراد سے عرض ہے کہ اللہ کے ہاں شفاعت کی نفی ہے۔ اُس کی رحمت و رضا اور بخشش صرف اُن لوگوں کے حصہ میں آئے گی جو ایمانِ خالص اور عملِ صالح لے کر آیا۔ رضا اور بخشش صرف اُن لوگوں کے حصہ میں آئے گی جو ایمانِ خالص اور عملِ صالح لے کر آیا۔ اس مقصد کے تحت قرآنی آیات کی روشنی میں شفاعت کا مسئلہ آپ پر واضح کرنا چاہتے ہیں تاکہ شفاعت کا غلط نظریہ جو کہ شرک ہے اُس سے آپ نجات حاصل کریں اور ایمانِ خالص اختیار کر

کے عملی زندگی میں قدم رکھیں۔ قرآن کھول کر اس پمفلٹ میں درج شدہ آیات پر براہِ راست غور کریں۔ کیا اللہ کے ہاں بھی دنیا جیسا شفاعتی نظام ہے؟ نجات کا دار و مدار اگر غیر اللہ کی شفاعت پر ہی ہے تو پھر سوچئے کہ غلط کیا ہے۔ کیا یہ نظریہ قرآن کا ہو سکتا ہے؟ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ

الشَّفَاعَةُ: ”الشَّفَاعَةُ“ شَفَعَ کا مصدر ہے جس کے معنی ہیں ایک چیز کے ساتھ اس جیسی دوسری چیز ملا کر ان دونوں کو جمع کرنا۔ كَانَ وَتَوَّافَشَعَهُ، بَاخَرُ“ وہ طاق، اکیلا یعنی الگ تھا اُس نے دوسرا ملا کر جفت، اکٹھا یعنی ساتھ کر دیا۔ شَفَعَ، وَتَرَ کی ضد ہے۔ سورۃ 89 آیات 1 تا 3 میں ہے۔ وَالْفَجْرِ وَالْأَلْبَانِ عَشْرِ وَالشُّع وَالْوُتْرِ تَرْجُمَةُ: شہادت ہے روشن قرآن کی۔ 1 شہادت ہے ظلمات والے معاشرے کی۔ 2 شہادت ہے ان سے جڑنے والوں اور الگ ہونے والوں کی۔ 89/3

مذکورہ آیات میں وَالشُّع وَالْوُتْرِ کے کلمات ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ شَفَعَ عَلَيْهِ بِالْعَدَاوَةِ کسی کے خلاف کسی کی مدد کرنا فَلَا يُعَادِيْنِي وَلَهُ، شَافِع“ فلاں میری دشمنی کرتا ہے اور اُس کیلئے ایک شخص مددگار ہے۔ شفاعت کرنے والا ہے۔ کسی کے خلاف کسی کی حمایت میں کھڑا ہونا شفاعت کہلاتا ہے۔ شہادت کیلئے بھی کسی کے خلاف کسی کے حق میں کھڑا ہونا ہوتا ہے اس لئے اس کے معنی شہادت کے بھی کئے جاتے ہیں۔ 43/86 آیت میں شفاعت کے انکار کے بعد شہادت باذنہ کا تصور ہے۔ معاشرے

میں شفاعت کے بل بوتے پر جو کام ہو رہے ہیں اُس سے کون واقف نہیں ہے۔ جائز اور ناجائز ہر کام شفاعت کا مرہون منت ہے۔ اس کام کو معاشرے میں اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا اور نہ ہی یہ اللہ کی نظر میں اچھا ہے۔ قرآن کریم میں شفاعت بمعنی شفاعت کا مکمل رد ہے۔ اللہ کے فیصلے اپنے ہیں اور اُس کے فیصلے کے خلاف کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا لہذا شفاعت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ اللہ کے حکم سے شہادت لی جاسکتی ہے اُس سے جس کو وہ اجازت

دے گا۔ اُس کے ہاں شفاعتی نظام (Recommendation Sistem) نہیں ہے کہ بادشاہ کے مشیر و وزیر یا منظور نظر کچھ لوگوں کی ترقی کیلئے حاکم کو شفاعت بھیجے گا تو بادشاہ سلامت اُن کی شفاعت کے مطابق فیصلے کرے گا۔ انسانوں کے ہاں تو شفاعت کا نظام ہے کیونکہ حاکم کمزور، بے علم اور حالات سے ناواقف ہوتے ہیں اور اُن پر اُن کا خاندان، وزیر و مشیر اور دوست احباب اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے انسانوں کے نظام میں مَنْ يُشْفَعُ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يُشْفَعُ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا طَوَّكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيبًا جوا چھائی کی شفاعت کرتا ہے اُس کو اس کا بدلہ ملے گا۔ اور جو بُرائی کی شفاعت کرتا ہے۔ اُس کو اس کا بدلہ ملے گا۔ اور اللہ ہر شے پر نگران ہے۔ 4/85 اللہ کیونکہ غیب و شہادۃ کا علم رکھتا ہے۔ اُس کے فیصلوں پر مشیر و وزیر کے اثر انداز ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے اللہ فرماتے فَلَا تَصْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالِ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ترجمہ۔ پس تم اللہ کیلئے مثالیں گھڑ کر بیان نہ کرو (42/11)۔ یقیناً

اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔ 16/74 لہذا اللہ نے قرآن میں قیامت آنے سے پہلے ہی انسانوں کو آگاہ کر دیا ہے کہ میرے ہاں کوئی شفاعت سے جنت میں نہیں جائے گا۔ میں فیصلے کرنے میں کسی کا محتاج نہیں ہوں۔ جنت میں بھیجنے کے لئے شفاعت (Recommendation) کے لئے مجھے اپنے ساتھ کسی مشیر و وزیر کو بطور شفع کھڑا

کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مشیروں کی سفارشات (Recommendation) کی اُن کو ضرورت ہوتی ہے جن کے پاس علم نہیں ہوتا۔ اللہ تو علم والا ہے لہذا شفاعت و سفارش کا اختیار اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے اور نہ اُس نے یہ عہدہ کسی کو دیا ہے۔ لہذا شفاعت کا تصور من گھڑت، داستان گوئی ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب قرآن سے شفاعت کی آیات کا مطالعہ کرتے ہیں جن میں بڑے محکم انداز میں شفاعت کا رد ہے۔

(1) وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ نَفْسًا وَلَا يَفْعَلُ مِنْهَا شَفَاعَةً وَلَا يُوْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ ۖ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٢٨﴾ ترجمہ: بچو اس دن سے جب کوئی فرد کسی کے ذرا کام نہ آئے گا اور اس کے بارے شفاعت قبول نہ کی جائے گی اور نہ اس سے بدلہ لیا جائے گا اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے۔ 2/48

(2) وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ نَفْسًا وَلَا يَفْعَلُ مِنْهَا شَفَاعَةً وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةُ ۖ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٢٩﴾ ترجمہ: بچو اس دن سے جب کوئی نفس کسی کے ذرا کام نہ آئے گا اور نہ اُس سے قبول کیا جائے گا کوئی بدلہ اور نہ ہی اُسے شفاعت فائدہ دے گی۔ اور نہ وہ مدد کئے جائیں گے۔ 2/123

(3) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا مِثْرَاضَ نَارٍ ۚ فَمِنْكُمْ مَنْ قَبِلَ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمَ لَا يَبْعُ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٣٠﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تم کو صلاحیت دی ہے اُس دن سے پہلے جس میں سودے بازی اور نہ دوستی اور نہ شفاعت ہو گی یقیناً کافر ظالم ہیں۔ 254

(4) وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٣١﴾ ترجمہ: اور اس سے ڈرا جو ڈرتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف جواب دہی کیلئے جمع کئے جائیں گے۔ وہاں اُن کیلئے اُسکے سوا ولی اور نہ کوئی شفیع ہو گا۔ امید ہے کہ وہ نافرمانی سے بچیں گے۔ 6/51

(5) لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ ترجمہ: اُس کے لئے اللہ کے سوا ولی اور نہ شفیع ہے۔ 6/70

(6) وَمَا نُرِيكُمْ شَفَعَاءَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءَ ط لَقَدْ نَقَطَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٣٢﴾ اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے شفیع نہیں دیکھتے جن کے بارے تم سمجھتے تھے کہ تمہاری بگڑی بنانے میں وہ اللہ کے شریک ہیں۔ آج تمہارے تعلق ختم ہو گئے ہیں اور تم سے گم ہو گئے ہیں جو تم دعوے کرتے تھے۔ 6/94 اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کا حال پہلے ہی بتا رہے ہیں کہ اُس دن شافعین کو اپنے ساتھ نہ پاؤ تو حیران نہ ہونا۔ تمہیں تو پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ اُس دن کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہو گا۔

(7) فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَعْمَلٌ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ط ترجمہ: اب ہمارے پاس شفیع نہیں ہیں کہ وہ ہماری شفاعت کریں یا ہمیں واپس ہی لوٹا دیا جائے پھر ہم اُس کے سوا عمل کریں جو ہم پہلے کیا کرتے تھے۔ 7/53 دنیا میں شفاعت کا ڈھونگ رچانے والوں کو آخرت میں شفاعت کرنی والا نہیں ملے گا اور نہ واپس لوٹنے کی آرزو پوری ہو گی اور اُن کی افترا کہ نبی اور اولیاء ہماری شفاعت کریں گے۔ یہ سب گم ہو جائے گا۔ افسوس ہے اللہ کی بات نہیں سمجھتے۔

(8) فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ترجمہ۔ پس آج ہمارے لئے شفاعتی نہیں۔ 26/100 ترجمہ۔ دنیا میں شفاعت کا نظریہ رکھنے والے قیامت کے دن اس آیت کی تلاوت کریں گے۔ آج ان کو یہ آیت آج نظر نہیں آتی بھول بھلیوں میں پڑے ہیں۔

(9) وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءٌ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ترجمہ۔ اور ان کیلئے ان کے شرکاء میں سے شفاعتی نہیں ہوں گے۔ اور وہ اپنے شرکاء کا انکار کر نیوالے ہوں گے۔ 30/13 چاہیے تو یہ تھا کہ قیامت سے پہلے نظریہ شفاعت کی نفی کی جاتی اور عملی زندگی میں شافعیین کے بغیر ہی اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں پر ندامت کرتے ہوئے استغفار کرتے مگر نظریہ شفاعت تو جہلاء کے ایمان میں بنیادی پتھر کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کے بغیر وہ اپنی نجات ہی نہیں خیال کرتے۔

(10) مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ط اَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ترجمہ۔ اُس کے سوا سرپرست اور نہ شفاعت ہے۔ کیا پھر بھی تم نصیحت نہیں پکڑتے ہو۔ 32/4

(11) ءَاتَّخِذْ مِنْ دُونِهِ الْهَآءِ اِنْ يُّرِذِنَ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُوْنَ ترجمہ۔ کیا میں اُس کے سوا اور الٰہ بنا لوں۔ اگر رحمن مجھے نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے تو مجھے ان کی شفاعت ذرا بھی فائدہ نہ دے گی اور نہ ہی وہ مجھے تکلیف سے چھڑا سکتے ہیں۔ 36/23

(12) اَمْ اَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ شُفَعَاءً ط قُلْ اُولُوْكَ اَنۡوَآ لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَلَا يَقۡضُوۡنَ ؕ قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیۡعًا ترجمہ۔ کیا انہوں نے اللہ کے سوا شفیع بنا لئے ہیں۔ پوچھو اگرچہ وہ کسی شے کا اختیار اور نہ وہ عقل رکھتے ہوں (کیا پھر بھی شفاعت کریں گے)۔ 43 کہہ دو ساری شفاعت اللہ ہی کا حق ہے۔ 39/44

(13) فَمَا نَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّفِیْعِیۡنَ ط ترجمہ۔ پس اُس دن شفاعت کرنیوالوں کی شفاعت نفع نہ دے گی۔ 74/48 شفاعت کے مسئلے پر دنیا میں جھگڑنے والا اُس دن کہے گا آج یقین آگیا ہے کہ شافعیین کی شفاعت کوئی فائدہ نہ دے گی۔ اس آیت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ شفاعت کرنے والے اللہ کی اجازت سے یا بلا اجازت ہی شفاعت تو کریں گے لیکن اُن کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی بلکہ شفاعت کی نفی ہے کہ جب فائدہ نہیں تو شفاعت ہے ہی نہیں۔

(14) وَیَعۡبُدُوۡنَ مِنْ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهُمۡ وَلَا یَنۡفَعُهُمۡ وَیَقُوۡلُوۡنَ هَٰؤُلَآءِ شُفَعَاۡؤُنَا عِنۡدَ اللّٰهِ ط قُلْ اَتُنۡبِئُوۡنَ اللّٰهَ بِمَا لَا یَعۡلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرۡضِ ط سُبۡحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ط ترجمہ۔ اور وہ اللہ کے سوا غلامی کرتے ہیں جو نہ اُن کو نقصان پہنچاتے اور نہ اُن کو نفع دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے شفاعتی ہیں۔ کہہ دو کیا تم اللہ کو شفیع کی خبر دو گے جس کا نام وہ آسمانوں اور زمین میں نہیں جانتا۔ (اگر ایسا ہوتا تو وہ اُس کا نام قرآن میں لکھ دیتا لہذا اُس قرآن میں کسی شفاعتی کا نام نہیں لکھا) اُس کی ذات سبحان اور بہت بلند ہے شفاعت والے شرک سے جو وہ کرتے ہیں (6/51)۔ 10/18 آیت مذکورہ میں بڑے زوردار اور آسان الفاظ میں شفاعت ماننے والوں کو سمجھایا جا رہا ہے کہ تم ارض و سموات کے خالق کو شفاعت کرنیوالوں کی خبر دیتے ہو اور وہ شفاعت کرنیوالوں کو نہیں جانتا یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ شفاعت کرنیوالوں سے بے خبر ہو۔ معلوم ہوا کہ آیت مبارکہ کی رو سے یہ نظریہ مشرکانہ ہے اور غیر قرآنی تعلیم کی پیداوار ہے۔ ظاہر ہے جو شے

اللہ کے علم میں نہ ہو اُس کا وجود کیسے ممکن ہو سکتا ہے سیکافروں اور مشرکوں کا خود ساختہ نظریہ ہے۔

(15) وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْأَوَّلَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كُظْمِينَ ۝ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَبِيمٍ وَلَا شَفِيعٌ يُطَاعُ ۝ ترجمہ۔ ان کو قریب آنے والے دن سے ڈراؤ جب دل غم سے بھرے گلوں تک آ رہے ہوں گے۔ ظالموں کے لئے غم خوار اور نہ شفاعت کرنیوالا جس کی بات مانی جائے۔ 40/18 مذکورہ بالا پندرہ مقامات میں کہیں شفاعت کا انکار لائے نفی جنس سے کیا ہے اور کہیں من دون اللہ کی شفاعت کا کُلی انکار ہے۔ اور ان آیات کا یہ محکم معنی ہے کہ شفاعت کی مکمل نفی ہے۔ اب سوال ہے کہ اِلَّا بِإِذْنِهِ والی شفاعت جو قرآن میں تضاد پیدا کر رہی ہے اس کے کیا معنی ہو سکتے ہیں۔ لہذا محکم آیات سے تو سو فیصد ثابت ہے کہ شفاعت کے معنوں میں شفاعت ہرگز نہیں کیونکہ 10/18 کی رو سے نظریہ شفاعت شرک ہے۔ اِلَّا بِإِذْنِهِ والی آیات متشہبات ہیں لہذا ان کا معنی کیا جائے گا جو محکم سے ملتا جلتا ہو۔ ظاہر ہے کہ اس کے دوسرے معنی شہادت کیلئے جائیں گے۔ اللہ نے 43/86 آیت میں شفاعت کی نفی کے ساتھ شہادت کا ذکر کیا ہے ملاحظہ فرمائیے۔ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ ترجمہ۔ اور جن کو وہ اُس کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی قسم کی شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے ہیں (10/18, 2/254) مگر جو حق کی گواہی دیں اور وہ علم بھی رکھتے ہوں (یہ بھی اللہ کی اجازت سے ہو گا)۔ 86 قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ترجمہ۔ کہہ دوساری شفاعت اللہ ہی کا حق ہے یعنی جنت اور جہنم میں بھیجے کی شفاعت (Recommendation) اللہ کے پاس ہوگی کسی غیر اللہ کی شفاعت کا سوال ہی پیدا نہیں۔ یہ اتھارٹی اللہ نے کسی کو نہیں دی لہذا شفاعت Recommendation اللہ کا حق ہے، یہ اتھارٹی اللہ کے پاس ہے۔ قرآن میں جہاں کہیں بھی اِلَّا کے ساتھ بِإِذْنِهِ کا استثناء ہے وہ برائے شہادت ہے یا اُس کا قانون برائے الشَّفَاعَةُ ہے یعنی قانون کے مطابق جنت میں جانے کیلئے جو قرآن کے معیار پر آئے گا چلا جائے گا۔ غیر اللہ کی شفاعت کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کیونکہ قرآن میں ایسی شفاعت کا لائے نفی جنس سے رد ہے۔ وہ دن یوم مشہود یعنی شہادت گاہ ہے (19/37, 11/103) یوم شفاعتہ نہیں ہے یعنی شفاعت گاہ نہیں ہے۔

اب قرآن کے ان مقامات کی طرف آئیے جہاں سے بڑی شد و مد سے نظریہ شفاعت کو پیش کیا جاتا ہے اور پھر روایات کا سہارا لے کر قرآن کے کم از کم مذکورہ پندرہ مقامات کو غیر موخر کر دیا جاتا ہے اور ان کا انکار ہو جاتا ہے۔ شفاعت کا نظریہ رکھنے سے ان آیات کا بھی انکار لازم آتا ہے جہاں جزا و سزا کی بنیاد ایمان و عمل قرار پاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ (1) مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ ترجمہ۔ کسی کی مجال ہے اُس دن اُس کے ہاں کوئی اُس کے حکم کے بغیر گواہی (43/86) بھی دے۔ وہ جانتا ہے جو انہوں نے اپنے آگے بھیجا اور اپنے پیچھے چھوڑا اور وہ اس کی معلوماتِ علم کا کسی شے میں بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس کی اُس نے مشیت بنا دی ہے۔ اگر شفاعت ہی کا معنی ضروری ہے تو یہاں شفاعت کی اتھارٹی بِإِذْنِهِ ہے یعنی۔ Recommendations شفاعت اُس کے حکم، قانون اور فیصلے کی ہے۔ کسی غیر اللہ کے پاس یہ اتھارٹی نہیں ہے۔

(2) مَابَيْنَ شَفِيعِ الْإِمْنِ بَعْدَ إِذْنِهِ ط ذَلِكَكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَأَعْبُدُوهُ ط فَلَا تَذْكُرُونَ ﴿٢٢﴾ ترجمہ۔ یقیناً اُس کی قانونی یعنی اُس کے اذن یا فیصلے کی شفاعت (Recommendation) کے بعد کوئی بھی شفاعت کرنا لائیں ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے۔ (جو شفاعتوں کے اثر و رسوخ سے بالکل پاک ہے نام نہاد خود ساختہ شفاعت کرنے والوں کے غلام نہ بنو)۔ پس اُسی کی غلام بنو۔ کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے ہو؟ 10/3 مذکورہ دونوں مقامات سے شفاعت کا عقیدہ نہیں نکلتا اور نہ ہی نکالنا چاہیے کیونکہ مذکورہ پندرہ مقامات کا انکار لازم آتا ہے جو قرآن میں تضاد کا سبب بنتا ہے۔ لہذا مذکورہ پندرہ محکم مقامات کے بعد اس قسم کی متشابہ آیات کو اپنی من چاہی تاویل دینا ذہنوں میں زلیخ یعنی ٹیڑھ پن کا ثبوت ہے۔ لہذا ان متشابہ آیات کے معنی محکم سے ملتے جلتے کریں جو کہ اللہ کی تاویل و منشاء ہے۔ کیونکہ اللہ اس کے معنی کرنے کا 3/7 آیت میں یہی اصول دے رہا ہے۔ لہذا اللہ کے ہاں آخرت میں غیر اللہ کا شفیع ہونا یا شفاعت کرنے کا رد ہے۔

(3) قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ رَزَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍَ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ ﴿٢٣﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ط حَتَّىٰ إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ط قَالُوا الْحَقُّ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٢٤﴾ قُلْ مَنْ يُزَلِّكُمْ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط قُلِ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ قُلْ مَنْ يُدْعِي إِلَىٰ ظُلْمٍ فَلَا تُسْأَلُونَ عَنْ مَا أَجْرَمْنَا وَلَا نَسْتَلُ عَنْ مَا تَعْمَلُونَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبَّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ط وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ أَرَأَيْتِ الَّذِينَ اتَّخَفْتُمْ بِهِ شُرَكَاءَ كُلًّا ط بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ ترجمہ۔ کہہ دو ان کو جنہیں تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو۔ وہ سموات و ارض میں ایک ذرہ برابر بھی اختیار نہیں رکھتے ہیں۔ اور نہ ہی اُن کی ان دونوں کو بنانے میں کوئی شرکت ہے۔ اور نہ ہی ان میں سے کوئی اُس کا مددگار ہے۔ (22) اور اُس کے ہاں نجات کے لئے شفاعت نفع نہ دے گی سوائے اُس کیلئے جس کو اُس نے نجات کا حکم دیا ہو۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کی جائے گی تو کہیں گے تمہارے رب نے کیا فیصلہ کیا؟ کہیں گے اللہ کا فیصلہ حق ہے (39/44)۔ اور وہی عالی مرتبت بڑائی والا ہے۔ 23 ان سے پوچھو سموات و ارض میں سے تمہیں کون عطا کرتا ہے۔ ان کو بتاؤ اللہ ہی عطا کرتا ہے۔ اور یقیناً ہم یا تم میں یقیناً ایک فریق ہدایت پر ہے اور ایک فریق گمراہی پر ہے۔ 24 کہہ دو ہم نے جو جرم کئے ہیں اُن کے بارے تم سے نہیں پوچھا جائیگا۔ اور ہم سے بھی اُن کے بارے نہیں پوچھا جائے گا جو تم کرتے ہو۔ 25 اُنہیں بتا دو۔ ہمارا رب ہمیں جمع کرے گا اور ہمارے درمیان قرآن کے ذریعے فیصلہ کرے گا۔ کیونکہ وہی فیصلہ کرنے والا، علم والا ہے۔ 26 کہہ دو مجھے شرکاء دکھاؤ جن کا تم نے اللہ کے ساتھ الحاق کیا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ وہ اکیلا ہی غلبے والا، حکمت والا ہے۔ 27 اور ہم نے تیری طرف غیر اللہ سے مستغنی کرنے والا مکمل قرآن (2/208, 9/36) بھیجا ہے جو انسانوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ہے۔ لیکن لوگوں کی اکثریت قرآن کے بارے نہیں جانتی۔ 34/28 تا 34/22 آیات میں 23 نمبر آیت میں ہے وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ترجمہ۔ اور

اُس کے ہاں نجات کیلئے شفاعت نفع نہ دے گی سوائے اُس کیلئے جس کو اُس نے نجات کا حکم دیا ہو۔ یہ آیت اپنے سیاق و سباق کے ساتھ سمجھنا آسان ہے۔ آیت نمبر 22 میں ارشاد ہے۔ کہ ردو ان کو بلاؤ جنہیں تم اللہ کے سوا معبود (شفیع) سمجھتے ہو۔ وہ سموات و ارض میں ایک ذرہ برابر بھی اختیار نہیں رکھتے ہیں۔ اور نہ ہی اُن کی ان کو بنانے میں کوئی شرکت ہے۔ اور نہ ہی ان میں سے کوئی اُس کا مددگار ہے۔ اس فرمان کے بعد آیت 23 میں کوئی یہ عقیدہ کیسے نکال سکتا ہے کہ اللہ نے اپنے حکم سے شفاعت کرنے والے مقرر کر لئے ہیں یا وہ قیامت کے دن مقرر کرے گا۔ یہ تو صریحاً کافروں اور مشرکوں کے عقیدہ شفاعت پر مہر تصدیق ثبت کرنے والی بات ہے۔ جس کا اعلان سورہ 10 آیت نمبر 18 میں ہے جس کا پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ لہذا آیت مذکورہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ شفاعت نجات کیلئے اللہ کی Recommendation ہے جس کو اللہ کا اذن، حکم اور فیصلہ کہنا چاہیے اللہ کے فیصلے یا حکم اور اذن کے بعد غیر اللہ کی Recommendation یا توثیق اُسے اللہ کا شریک بنا دیتی ہے۔ جب اللہ نے ارض و سموات میں اُنہیں ذرہ بھر کا اختیار نہیں دیا چہ جائیکہ اُن کو اُس کے ہاں شفیع بنا کر کھڑا کر دیا جائے۔ یہ نظریہ درست نہیں ہے۔ قرآن کی بائے بسم اللہ سے لے والٹس کی سین تک اُس کا نام بتاؤ کون شفیع اور کس کیلئے شفاعت؟ (10/18)۔ ماننا پڑے گا کہ اللہ کے ہاں کسی قسم کی شفارش (Recommendation) کا کسی کو اختیار نہیں جیسا کہ آیت نمبر 25، 26 میں ہے اعلان کر دو ہم نے جو جرم کئے ہیں اُن کے بارے تم سے نہیں پوچھا جائیگا۔ اور ہم سے بھی اُن کے بارے نہیں پوچھا جائے گا جو تم کرتے ہو۔ 34/25 اُنہیں بتا دو۔ ہمارا رب ہمیں جمع کرے گا اور ہمارے درمیان قرآن کے ذریعے فیصلہ کرے گا۔ کیونکہ وہی فیصلہ کرنے والا، علم والا ہے۔ 34/26۔ اللہ نے تمام انبیاء کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثریت نہیں جانتی۔ شافع محشر قرآن میں کسی نبی کیلئے بھی نہیں آیا یہ خود ساختہ نظریہ ہے۔

آیت نمبر 23 کے سیاق و سباق سے آیت کا مفہوم کھڑکھڑا کر سامنے آجاتا ہے کہ شفاعت کرنے کیلئے اللہ کسی کو حکم نہیں کرتا بلکہ اُس کا ذاتی حکم ہی نجات کیلئے ہوتا ہے۔ عجیب بات ہے دنیا میں تو شفارش نظام پر لعنتیں بھیجی جائیں اور جو نظام عدل اور میرٹ پر فیصلوں کا حکم دے اُسی پر یہ بہتان کہ وہاں شفاعت کے بغیر نجات نہیں ہوگی۔ یاد رہے کہ تو میں شفاعت کے سہارے ہی گناہ کی طرف راغب ہوتی ہیں کہ ہماری فلاں نبی، بزرگ اور اللہ کے ولی سے نسبت ہے۔ لہذا قیامت کے دن وہ ہماری شفاعت کر دیں گے۔ اس شفاعت کے اختیار کی وجہ سے وہ ہمیں جہنم سے بھی نکال لیں گے۔

(4) يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ترجمہ۔ اس دن نجات کیلئے شفاعت نفع نہ دے گی مگر جس کیلئے الرحمن حکم دے گا اور جس کیلئے وہ قانونی تقاضے کے مطابق از روئے قرآن (73/5) راضی ہوگا۔ (اُس کی نجات ہوگی) 109 وہ تو ان کے آگے اور جو ان کے پیچھے ہے سب جانتا ہے اور وہ اس کا از روئے علم بھی احاطہ نہیں کر سکتے۔ 20/110 اس آیت کا سیاق و سباق 108 تا 112 ہے ترجمہ ملاحظہ فرمائیے اس دن ایک داعی کے پیچھے چلیں گے اس کے سامنے کوئی اکڑ نہ دکھائے گا اور رحمن کے سامنے تمام اصوات پست

ہو جائیں گیں۔ سوائے کھسر پھسر کے تو کچھ نہ سنے گا۔ 108 اس دن نجات کیلئے شفاعت نفع نہ دے گی مگر جس کیلئے الرحمن حکم دے گا اور وہ اُس کیلئے از روئے قرآن (قَوْلًا) راضی ہوگا۔ 109 (73/5) آیت میں قرآن کو قَوْلًا ثَقِيلًا کہا گیا ہے۔ وہ ان کے آگے اور ان کے پیچھے سب جانتا ہے اور وہ اس کا از روئے علم احاطہ نہیں کر سکتے۔ 110 اس دن عاجزی سے حسیٰ قیوم کے سامنے پیشانیاں جھک جائیں گی۔ اور نامراد ہو جائے گا جس نے ظلم برپا کیا ہوا تھا۔ 111 اور جس نے معیاری عمل کیا ہوگا اور وہ ایمان بالغیب رکھنے والا ہوگا پس اسے نہ ظلم کا اور نہ ہی کسی حق تلفی کا اندیشہ ہو گا۔ 112 مذکورہ آیات میں نجات کیلئے غیر اللہ کی شفاعت کی نفی ہے مگر جس کی نجات کا حکم رحمان کی طرف سے ہو اور جس سے وہ از روئے قانونی (قرآنی) تقاضے کے راضی ہو۔ اُس کیلئے اللہ کی طرف سے جو فیصلہ ہوگا اُسے اللہ کی شفاعت Recommendation کہا جاتا ہے جو غیر اللہ کی شفاعت ہرگز نہیں ہے۔ اللہ علم کے اعتبار سے بھی اگلا، پچھلا حال جانتا ہے۔ اُس کو معلوم ہے کون کیا لے کر آیا ہے۔ ان شفاعشیوں کے پاس تو علم غیب نہیں۔ یہ کس بنیاد پر اپنی شفاعشات اللہ کے سامنے پیش کریں گے۔ اللہ نے کوئی فیصلہ غلط کیا ہے کہ یہ لوگ اپنے علم کی بنیاد پر اللہ کی غلط فہمی دور کرنے کیلئے اپنی شفاعشات پیش کریں گے یا اللہ کے درست فیصلوں پر ان کی شفاعشات ضروری قرار دی گئی ہے۔ حاکموں کو اپنے فیصلوں کیلئے محکموں کی شفاعشات کی قطعاً ضرورت نہیں ہوتی۔ دونوں قسم کی شفاعشات اللہ کے مقام اور شان کے خلاف ہے۔ لہذا اللہ کے ہاں جو بھی ایمان خالص اور عمل صالح کے ساتھ آیا اُسے شفیع کی ضرورت نہیں ہوگی اُسے اپنے ساتھ ظلم اور حق تلفی کا بھی خطرہ نہیں ہوگا۔ 20/112 آیت میں بغیر کسی ضامن اور شفیع کے، ایمان اور عمل صالح کے ساتھ ظلم اور حق تلفی نہ ہونے کی ضمانت ہے لہذا اس آیت کے سیاق و سباق سے پوری طرح عیاں ہے کہ غیر اللہ کی شفاعت نہیں ہے۔

(5) لَیْمَلُکُوْنَ الشَّفَاعَةُ الْاَمْنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٥﴾ ترجمہ۔ وہ شفاعش کا اختیار نہیں رکھتے مگر جس نے رَحْمٰن کے ہاں عہد کیا ہے (عہد والے شفاعش کا نام قرآن میں بتاؤ 10/18، 13/33)۔ 19/87 اس آیت کا سیاق و سباق 86 تا 95 ملاحظہ فرمائیے۔ اور اس دن ہم مجرموں کو جہنم میں پیا سے ہی ہانک دیں گے۔ 86 وہ شفاعش کا اختیار نہیں رکھتے مگر جس نے رَحْمٰن کے ہاں عہد کیا ہے (عہد والے شفاعش کا نام قرآن میں بتاؤ 10/18، 13/33)۔ 87 اور کہتے ہیں الرحمن نے بیٹا بنا لیا ہے۔ 88 یقیناً تم ایک بہت ہی بُری بات گھڑ لائے ہو۔ 89 قریب ہے کہ اس بُری بات سے سموات پھٹ جائیں اور زمین بھی شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں۔ 90 یہ کہ وہ الرحمن کیلئے بیٹے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ 91 الرحمن کی شایانِ شان نہیں کہ وہ بیٹا بنا لے۔ 92 سموات و ارض میں کوئی شے نہیں ہے مگر وہ الرحمن کے پاس غلام بن کر آئے گی۔ 93 یقیناً اُس نے ان کا احاطہ کیا ہوا ہے اور ان کا شمار کر رکھا ہے۔ 94 اور وہ سب قیمت کے دن اُس کے پاس ایک ایک کر کے آئیں گے۔ 95 آیت نمبر 87 کے سیاق و سباق سے آیت کا مفہوم واضح ہے کہ کافروں کی شفاعت کا دارو مدار انبیاء کو اللہ کا بیٹا یا پیارا قرار دے کر اُن کو شفیع کے مقام پر کھڑا کرنا ہوتا ہے جس کی بھرپور انداز میں نفی کی گئی ہے۔ بیٹا بنانا اللہ کے شایانِ شان نہیں ہے۔ اللہ کے سب عبد ہیں سب اکیلے اکیلے میرے سامنے حاضر ہوں گے۔ کسی کے ساتھ

کوئی شفیع نہیں ہو گا۔ شفاعت کے لئے اللہ نے کسی سے کوئی عہد کر رکھا ہوتا تو اُس ہستی کا قرآن میں نام آجاتا۔ یہ کہنا کہ چند دن کے لئے آگ میں جائیں گے پھر جنت میں شفاعت کے بل بوتے پر چلے جائیں گے (2/80)۔ یہ اللہ پر افترا ہے جس کا کوئی سر ہے نہ پاؤں ہے۔

(6) وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ طَبْلًا يُعَذِّبُكَ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ۖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ۚ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِنْ دُونِهِ فَلَذِلَّكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۖ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۚ ترجمہ۔ لیکن انہوں نے کہہ دیا کہ الرحمن نے بیٹا بنا لیا ہے اس کی ذات سبحان ہے اُس کے بیٹے نہیں بلکہ وہ اللہ کے کرم غلام ہیں۔ 26 وہ کسی بات میں بھی اس سے آگے نہیں بڑھتے اور وہ اس کے حکم کے مطابق کام کرتے ہیں۔ 27 وہ ان کے آگے اور جو ان کے پیچھے سب جانتا ہے اور وہ نجات کیلئے شفاعت نہیں کریں گے مگر نجات اُس کی ہوگی جس سے وہ راضی ہو اور جن سے وہ راضی ہوگا وہ بھی اس کے سامنے جوابدہی سے ڈر رہے ہوں گے۔ 28 اور جو ان میں سے کہے کہ میں بھی اس کے سوا حاکم / شفیع ہوں پس اس قسم کے لوگوں کو ہم جہنم کی سزا دیں گے۔ اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیتے ہیں۔ 21/29 - 21/28 آیت کا سیاق و سباق 19/87 آیت کے سیاق و سباق سے ملتا جلتا ہے۔ یہاں بھی ان لوگوں کا رد ہے جن کا 21/28 میں رد تھا جو اللہ کی بیٹیاں اور بیٹے بنائے بیٹھے ہیں پھر اُن کو شفیع کا مقام دے کر کفر و شرک میں ملوث گروہ اُن کی شفاعت کے منتظر ہیں۔ اللہ جس سے راضی ہو گا اُس کی نجات کی شفاعت (Recommendation) اللہ کی طرف ہو گی۔

کوئی نبی ہو یا غیر نبی کسی غیر اللہ کو شفاعت کرنے کا عہدہ نہیں ملے گا وہ تو اللہ کے سامنے اپنی جوابدہی سے ڈر رہے ہوں گے۔ لہذا اگر اللہ کے حکم اور رضا ہی ایک مومن کیلئے شفاعت ہے تو غیر اللہ کی شفاعت کا نظریہ سرے سے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ یہ بات سمجھ سے بالا تر ہے کہ ایک بندہ ایمانِ خالص اور عملِ صالح لے کر اللہ کے پاس آیا۔ اللہ اُس سے راضی بھی ہوا پھر بھی اُس کو اپنی نجات کیلئے شفاعت کی ضرورت ہے۔ دنیاوی حکمران، بادشاہ اور قاضی تو ایسا کرتے ہیں کہ کسی حق دار کا حق بھی بغیر شفاعت کے نہ دیں۔ حق دار کو حق بغیر شفاعت کے نہ ملنا دنیا داروں کے ہاں تو جائز ہے۔ اس کے باوجود قابلِ مذمت ہے۔ اسلام ایسے نظامِ کو ظلم سے تعبیر کرتا ہے۔ فَلَا تَصْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَانْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۚ ترجمہ۔ پس تم اللہ کیلئے ایسی دنیاوی مثالیں گھڑ کر بیان نہ کرو (42/11)۔ یقیناً اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔ 16/74 اللہ کیلئے دنیاوی شفاعت کی مثالیں بھی بیان نہ کریں کیونکہ تم بے علم ہو اور اللہ علم والے ہیں۔ تمہارے فیصلے میں دوسرے کی شفاعت تمہاری کم علمی کی بنیاد پر جائز قرار دی ہے اور وہ بھی اچھے کام کیلئے۔ بُرائی کی شفاعت یہاں بھی منع ہے۔ اللہ کیلئے یہ دنیاوی مثالیں دینا درست نہیں ہے۔ سورۃ 20 آیت 112 میں فرما دیا گیا ہے کہ جو عملِ صالح کرے اور ایمان والا ہو اُسے کسی قسم کے ظلم اور حق تلفی کا خطرہ نہیں ہوگا۔ وہاں تعلق، رشتہ داریاں اور شفاعتی نظام نہیں ہوگا۔ باکردار مومن بغیر کسی شفاعت کے جنت میں داخل

ہوں گے۔ بدکردار لوگوں کو کسی کی شفاعت فائدہ نہ دے گی کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ کچھ لوگ بدکرداروں کی شفاعت کریں گے اور وہ فائدہ نہ دے گی بلکہ اللہ کا یہ انداز کلام بھی شفاعت کی نفی کیلئے ہے۔ جب فائدہ نہیں تو ایسی شفاعت نہ ہونے کے برابر ہے لہذا یہ طرز کلام بھی شفاعت کے رد کے لئے ہے۔

(7) وَلَا يَنْفَعُكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۰﴾ ترجمہ۔ اور جن کو وہ اُس کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی قسم کی شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے ہیں (10/18,2/254) مگر جو حق کی گواہی دیں اور وہ علم بھی رکھتے ہوں (یہ بھی اللہ کی اجازت سے ہوگا)۔ 43/86 اس آیت میں مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةُ کے بعد إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ ہے گویا مِنْ دُونِهِ شفاعت کی نفی اور شہادت کا استثناء ثابت ہو رہا ہے۔ لہذا جہاں بھی کسی کو بات کرنے کی اجازت ہے وہ شہادت ہے شفا رش قطعاً نہیں۔ اللہ جس سے راضی ہو جائے پھر بھی شفع کی ضرورت رہے تو ماننا پڑے گا کہ کوئی بھی بغیر شفاعت کے جنت میں نہیں جائے گا۔ پھر عملوں پر جزا و سزا کے قانون کی نفی ہو جاتی ہے۔ عمل پر جزا و سزا کا قرآنی اصول معطل ہے کیونکہ عمل اکیلا کافی نہیں اس کے ساتھ شفع ضروری ہے۔ جس کو شفع مل جائے اُسے اعمال کی ضرورت نہیں۔ اُس کا تو عملوں کے بغیر ہی بیزار پار ہے۔ دوسرا قرآن کی وہ محکم آیات جن میں شفاعت کی بالکل نفی ہے ان کا انکار لازم آئے گا۔ اس لئے لازم ہے کہ شفاعت کا غیر قرآنی نظریہ ترک کر کے آخرت کی کامیابی کیلئے اپنی زندگی ایمانِ خالص اور عملِ صالح سے مزین کریں۔ اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں پر ندامت کرتے ہوئے اللہ سے توبہ اور استغفار کریں۔ اپنے آپ کو شرک جیسی آلودگی سے پاک کریں اور قرآن سے راہنمائی حاصل کریں۔ اللہ کی رحمت کے امیدوار بن جائیں اور اللہ کے عذاب سے ڈرتے ڈرتے زندگی گزاریں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اَلَا تَسْزِرُ وَازِرَةً وَذُرَّ اخْرَىٰ ﴿۱﴾ ترجمہ۔ یہ کہ وہاں کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ 53/38 يَوْمَ يَقُولُ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيهِ ﴿۱﴾ وَ اَمِهْ وَ اَمِهْ ﴿۲﴾ وَ صَاحِبَتِهْ وَ بَنِيهْ ﴿۳﴾ لِكُلِّ اَمْرٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهٖ ﴿۴﴾ ترجمہ۔ تو اُس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا (70/13)۔ 34 اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے۔ 35 اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹے سے بھی بھاگے گا۔ 36 ان میں سے ہر انسان اس دن اپنی فکر میں پڑا ہوگا۔ 80/37 اللہ کی طرف سے زبردست یاد دہانی ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاتِيَ يَوْمٌ لَا يَبِيعُ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ طَوَّالْكُفْرُوْنَ هُمْ الظَّالِمُوْنَ ﴿۱﴾ ترجمہ۔ اے ایمان والو! اپنی صلاحیتیں خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں اُس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ کوئی سودے بازی اور نہ کوئی دوستی اور نہ ہی کوئی شفاعت ہو گی یقیناً اس آیت کو نہ ماننے والے ظالم ہیں۔ 254 لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱﴾ ترجمہ۔ اُن کیلئے اُسکے سوا نہ کوئی ولی اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا ہو گا۔ امید ہے کہ وہ نافرمانی سے بچیں گے۔ 6/51 لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ ترجمہ۔ اُس کے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی ولی ہے اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا ہے۔ 6/70